سوال نامہ برائے مولانا امین احسن اصلاحی نمبر

۱۔ آپ کس سن میں اور کہاں پیدا ہوئے ؟

۲۔ مدرستہ الاصلاح میں آپ کس سن میں داخل ہوئے اور کن اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا؟

۳۔ آپ کے ہم سبق کون لوگ تھے ؟

۴۔ آپ کے سینئر لوگوں میں کون بقید حیات ہیں ؟

۵۔ کیا آپ کو مولانا فراہی کو دیکھنے یا ان سے ملنے اور استفادہ کرنے کا کوئی موقع ملا ؟

۶۔ مولانا امین احسن اصلاحی کی نجی زندگی کے بارے میں کچھ بتا ؟

۷۔ مولانا امین احسن اصلاحی مدرستہ الاصلاح میں کب اور کس درجہ میں داخل ہوئے ؟اور کن اساتذہ سے ان کا سلسلۂ تلمذ رہا؟ان کے ہم درس کون لوگ تھے ؟

۸۔ مدرستہ الاصلاح سے فراغت کے بعد مولانا کی کیا مصروفیات رہیں ؟

۹۔ بجنور سے شائع ہونے والے اخبار 'مدینہ' سے مولانا کی وابستگی کا زمانہ کیا ہے ؟

۱۰۔ وہ بجنور سے لکھنؤ کب منتقل ہوئے۔ 'سچ' اخبار سے وہ کتنے دنوں وابستہ رہے ؟

۱۱۔ مولانا اصلاحی مدرستہ الاصلاح سے بحیثیت استاد کب اور کن حالات میں وابستہ ہوئے ؟

۱۲۔ مولانا حمید الدین فراہیؒ سے ان کا تعلق کب اور کیسے قائم ہوا؟ مولانا سے ان کے استفادہ کی کیا شکل تھی ؟

۱۳۔ کیا آپ کو مولانا امین احسن اصلاحی سے تلمذ کا شرف حاصل رہا ہے ؟اگر 'ہاں' تو مولانا کے طریقہ تدریس پر کچھ روشنی ڈالیے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ وہ کون

سے مضامین پڑھاتے تھے ؟

۱۴۔ مولانا کے خاص تلامذہ کے بارے میں کچھ بتایئے ؟

۱۵۔ مولانا امین احسن اصلاحی مجلّہ 'الاصلاح' کے مدیر بھی تھے۔ ادارت کے کام کی نوعیت اور اس کے تقاضے تدریس سے مختلف ہوتے ہیں۔ مولانا نے ان دونوں میں کس طرح ہم آہنگی پیدا کی ؟ اور ان کے مختلف النوع تقاضوں کو کس طرح پورا کیا ؟

۱۶۔ مجلّہ 'الاصلاح' کی طباعت، اشاعت، تعداد اشاعت اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں آپ کے حافظہ میں جو تفصیلات محفوظ ہوں ان سے ہمیں مستفید فرمائیں۔

۱۷۔ دائرہ حمیدیہ کا قیام کب اور کن حالات میں ہوا۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے اس کے قیام واستحکام میں کیا رول ادا کیا ہے ؟

۱۸۔ مولانا امین احسن اصلاحی ایک جادو بیان خطیب بھی تھے ان کی خطابت سے متعلق اگر کوئی خاص اور نادر واقعہ آپ کو یاد ہو تو بیان فرمائیں۔

۱۹۔ مولانا اصلاحی جب مدرسۃ الاصلاح میں موجود تھے، اس وقت جماعت اسلامی کے بانی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی وہاں تشریف لائے تھے ان کے سفر کی غرض وغایت کیا تھی ؟ اور یہ سفر کس سن میں ہوا تھا ؟

۲۰۔ مولانا امین احسن اصلاحی مدرسۃ الاصلاح سے بے پناہ تعلق کے باوجود کیوں اور کن حالات میں علیحدہ ہوئے ؟ براہ کرم ان اسباب اور اس دور میں ان کی مصروفیات پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

۲۱۔ آپ نے مولانا اصلاحی کو بہت قریب سے دیکھا ہے انکے انداز رہائش اور طرز تکلم کے بارے میں کچھ روشنی ڈالیں نیز یہ بھی بتائیں کہ درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے علاوہ ان کی اور کیا مصروفیات تھیں ؟

۲۲۔ مولانا اصلاحی کے زمانے میں مدرسۃ الاصلاح کا نظم وانصرام کن لوگوں کے

ہاتھوں میں تھا؟ کیا مولانا نے بھی کبھی کوئی انتظامی ذمہ داری قبول فرمائی؟

۲۳۔ کیا مولانا اصلاحی تقسیم ملک کے بعد کبھی ہندوستان واپس آئے؟ کیا آپ کی ان سے ملاقات ہوسکی تھی۔ وطن اور مادر علمی کے سلسلے میں ان کے کیا احساسات تھے؟

۲۴۔ مولانا اصلاحی کے پٹھان کوٹ (پنجاب) اور پھر پاکستان چلے جانے کے بعد مدرسۃ الاصلاح کے منتظمین، اساتذہ اور طلبہ کے کیا احساسات تھے؟

۲۵۔ مولانا اصلاحی اور ان کے ہم سبق رفیق کار اور صدیق حمیم 'مولانا اختر احسن اصلاحی' کے باہمی تعلقات پر کچھ روشنی ڈالیے۔

۲۶۔ وسیع تفسیری لٹریچر میں 'تدبر قرآن' کا آپ کی نظر میں کیا مقام ہے؟ اس کی امتیازی خوبیوں پر مختصراً روشنی ڈالئے۔

۲۷۔ تفسیر تدبر قرآن کے علاوہ مولانا کی کن تصانیف سے آپ زیادہ متاثر ہوئے۔ ان میں سے کس کی اہمیت آپ کے نزدیک زیادہ ہے؟

۲۸۔ مولانا کے طرز نگارش کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے؟

۲۹۔ مولانا امین احسن اصلاحی کے حادثۂ انتقال کی اطلاع آپ کو کب اور کیسے ہوئی؟ اس وقت آپ کے قلب وذہن کی کیا کیفیت تھی؟

۳۰۔ مولانا فراہی اور مولانا اصلاحی کے افکار و خیالات کی اشاعت کی ذمہ داری کن لوگوں پر عائد ہوتی ہے اور وہ اسے کیسے انجام دیں؟ براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔

حکیم محمد مختار اصلاحی

۱۔ میری ولادت ضلع جونپور کے مشہور قصبہ صبر حد میں ۱۳۳۳ھ سنہ ۱۹۱۴ء میں ہوئی

۲۔ میں تقریباً ۱۲ ار سال کی عمر میں غالباً ۱۳۴۵ھ میں مدرسۃ الاصلاح میں داخل ہوا۔ دو سال تک مکتب اور شعبہ فارسی میں زیر تعلیم رہا پھر چھ سال تک شعبہ عربی میں رہا (اس وقت مدرسۃ الاصلاح میں شعبہ عربی کا نصاب چھ سال میں مکمل ہو جاتا تھا)

میرے خاص اساتذہ میں (۱) مولانا امین احسن اصلاحی (۲) مولانا اختر احسن اصلاحی (۳) مولانا شبلی متکلم ندوی (۴) مولانا عبد الصمد ندوی (۵) مولانا محمد سعید ندوی (۶) مولانا نجم الدین اصلاحی (۷) حکیم محمد احمد لہراوی وغیرہم شامل ہیں

۳۔ میرے ہم سبق طلباء میں جو شہرت یافتہ ہوئے ان میں (۱) مولانا ابو اللیث اصلاحی ندوی (۲) مولانا ممتاز احمد اصلاحی چکیاوی (۳) حکیم قمر الدین اصلاحی صبر حدی وغیرہم شامل ہیں۔

۴۔ میں نے اپنے ذہن کو بہت دوڑایا اور کئی دنوں تک غور و خوض کرتا رہا مگر میرے سینئر لوگوں میں بلکہ میرے ہمدرسوں اور ہمعصروں میں بھی کوئی سطح زمین پر نظر نہیں آیا۔ غالباً سب زیر زمین جا چکے ہیں۔

۵۔ مولانا فراہی کو بہت دیکھا، بارہا ملا، ان کے درس قرآن میں بارہا شریک رہا۔ انکی خدمت بھی کی اور ان سے استفادہ بھی کیا اور ان سے جو عقیدت تھی اس

کی تسکین کے لئے ان کی نسبی اولاد سے رشتہ بھی جوڑا۔
مولانا فراہی کے پوتے ڈاکٹر عبیداللہ فراہی اصلاحی (صدر شعبہ عربی لکھنؤ یونیورسٹی) سے اپنی چھوٹی بیٹی کو منسوب کیا۔

۶۔ مولانا امین احسن اصلاحی بڑے طرحدار وضعدار اور وزن دار انسان تھے۔ اپنی نجی زندگی پر غیرت وحمیت کا اتنا دبیز پردہ ڈالے رکھتے تھے کہ کسی جھلک کا دکھائی دینا بھی بڑا مشکل تھا۔

۷۔ (الف) یہ تو ٹھیک سے یاد نہیں ہے کہ مولانا امین احسن اصلاحی مدرسۃ الاصلاح میں کب داخل ہوئے لیکن اتنا معلوم ہے کہ انھوں نے اپنی مکتبی تعلیم کی ابتداء بھی مدرسۃ الاصلاح سے کی۔ بچپن سے ہی یہ سن رکھا تھا کہ مولانا امین احسن اصلاحی اپنے گاؤں موضع بمہور میں جب دھول مٹی سے کھیل رہے تھے تو استاد محترم مولانا شبلی متکلم ندوی ان کے والد گرامی سے تعلیم دلانے کے لئے مانگ کر مدرسۃ الاصلاح لائے تھے۔

(ب) ان کے اساتذہ یوں تو بہت رہے ہوں گے لیکن جن کو انھوں نے اپنا آئیڈیل بنایا وہ صرف تین ہیں ۔(۱) امام المفسرین مولانا حمید الدین فراہی (۲) استاد الاساتذہ مولانا شبلی متکلم ندوی (۳) اور مولانا عبدالرحمٰن نگرامی

(ج) مجھے ان کے ہم درسوں میں ان کے صدیق حمیم مولانا اختر احسن اصلاحی کے علاوہ کوئی دوسرا یاد نہیں آتا۔ اس لئے کہ جس سال میں مدرسۃ الاصلاح میں داخل ہوا مولانا نے اسی سال اپنی تعلیم کی تکمیل کر لی تھی۔

۸۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ تعلیمی، تبلیغی، تصنیفی، تالیفی اور تحقیقی خدمات میں گزارا۔ اس کے علاوہ انھوں نے اپنا وقت کسی دوسرے کام میں صرف نہیں کیا۔

۹، ۱۰ اور ۱۱۔ ان تینوں سوالات کے جوابات اب تاریخ کا ایک حصہ بن چکے ہیں کسی انسانی ذہن سے زیادہ ذہن قرطاس کو معتبر سمجھنا چاہئے۔

۱۲۔ مولانا اصلاحی کے زمانہ طالب علمی میں علامہ شبلی نعمانی کی ہدایت پر مولانا حمید الدین فراہی مدرسۃ الاصلاح سے وابستہ ہو چکے تھے۔ اور اپنے مخصوص انداز میں مدرسۃ الاصلاح کے اساتذہ اور منتہی طلباء کو درس قرآن دیا کرتے تھے یہی سلسلہ درس قرآن مولانا اصلاحی کے ان سے تعلق کی بنیاد ہے اور یہی مولانا کے استفادے کی شکل بھی ہے۔

۱۳۔ (الف) نہ صرف شرف تلمذ حاصل رہا بلکہ میرے خاص استاذ مربی وہی تھے مجھے ہر ہر درجے میں انھوں نے پڑھایا۔

(ب) ان کا طریقہ تدریس وہی تھا جو ان کی مایہ ناز تفسیر تدبر قرآن سے عیاں ہے تدبر کا مطالعہ کرتے وقت ہم تلامذہ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم مولانا سے درس لے رہے ہیں۔

(ج) وہ زیادہ تر قرآن پاک ہی کا درس دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی ادب وبلاغت کی کتابیں بھی پڑھاتے تھے۔ ان کی ایک خاص ادا یہ تھی کہ جب وہ طلباء سے درس کے درمیان سوالات کرتے اور اس کا صحیح جواب نہیں پاتے تو ناراض ہو کر کتاب بند کر دیتے اور کچھ دیر تک خاموش بیٹھے رہتے۔ اگر اس درمیان طلباء ان کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گئے تو وہ دوبارہ کتاب کھولتے اور پڑھانا شروع کر دیتے ورنہ کچھ دیر خاموش رہ کر کلاس سے چلے جاتے۔

۱۴۔ مولانا نے مدرسۃ الاصلاح میں برسہا برس تک درس دیا۔ سیکڑوں طلباء ان سے فیض یاب ہوئے۔ ان میں بہت سے صاحب تصنیف اور صاحب درس ہوئے ان کی فہرست گنانے کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں ! مولانا ابو اللیث اصلاحی ندوی، مولانا صدر الدین اصلاحی ، مولانا ممتاز اصلاحی، ڈاکٹر عبد الطیف اعظمی، مولانا ابو صالح اصلاحی وغیرہم انکے خاص تلامذہ میں شمار کیے جا سکتے ہیں۔

۱۵۔ مولانا اصلاحی کا مزاج تعلیمی بھی تھا اور تبلیغی بھی، تصنیفی بھی تھا اور تحقیقی

بھی۔ اس لئے ان کے دونوں کاموں میں مکمل ہم آہنگی رہا کرتی تھی۔ بلکہ دونوں کام ایک دوسرے کے معاون تھے۔ انکے تعلیمی اور تدریسی ذوق سے ان کے تصنیفی اور تبلیغی کام میں بڑی جان پڑگئی تھی اور ان کے مذاق تصنیف و تالیف نے ان کے درس کو بڑا جاندار اور شاندار بنادیا تھا۔

۱۶۔ مجلّہ الاصلاح کی تعداد اشاعت تو یاد نہیں مگر اتنا ضرور یاد ہے کہ مولانا کے قلم کی چاشنی اور ان کے انداز نگارش کی انفرادی دلکشی ان کی جاندار تحقیقات حالات حاضرہ پر بے لاگ تبصرے اور سماجی برائیوں پر بے باک تنقیدوں نے چند ہی اشاعت میں مجلّہ الاصلاح کو اس قدر مقبول عام بنادیا تھا کہ ہر حلقے میں لوگوں کو بڑی بے چینی سے اس کا انتظار رہا کرتا تھا۔ خصوصاً مولانا کے وہ سیکڑوں تلامذہ جو پورے برصغیر میں پھیلے ہوئے تھے اور قرآن فہمی کا ذوق رکھنے والے علماء اور دانشوران خصوصاً دبستان شبلی و فراہی سے وابستہ افراد اس کے بڑے ہی قدرداں تھے اس لئے مجلّہ الاصلاح نے بہت جلد علمی دنیا میں اپنا ایک بہت بلند مقام بنالیا تھا۔

۱۷۔ آپ کا یہ سوال بھی تاریخ کا ایک حصہ بن چکا ہے بہت سے مضامین میں اس موضوع پر سیر حاصل بحثیں نظر سے گزری ہیں ان کی طرف رجوع کرنا ہی زیادہ بہتر ہے۔

۱۸۔ مولانا اصلاحی دبستان شبلی و فراہی کے ایک بلند بانگ اور قدآور نقیب تھے جو ملک کی غلامی کے خلاف آزادی کے متوالے تھے وہ مولانا آزاد سے بھی بہت متاثر تھے۔ غلامی کی ذلت اور آزادی کی عظمت پر ایسا جادو اثر بیان فرماتے تھے کہ لوگ بے اختیار ہو جایا کرتے تھے ان کا انداز خطابت بڑا ہی موثر، دلکش اور ولولہ انگیز ہوا کرتا تھا۔ الفاظ کا انتخاب بڑا معیاری اور آواز کا زیروبم تخیلات کی دنیا کو زیروزبر کردیتا تھا۔

ایک بار شاہ گنج میں جہاد آزادی کی حمایت میں تقریر فرمائی تو مجمع جوش و

ولولے سے بے قابو ہو گیا جس کی لذت آج تک دل میں محسوس ہو رہی ہے۔ مولانا نے اعظم گڑھ اور جون پور اضلاع کے بڑے بڑے اور اہم مواضعات میں اصلاح معاشرہ کی مہم چلائی تھی۔ گاؤں گاؤں جاکر اصلاحی تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ جس میں علاقے کے عوام ٹھاٹھیں مارتے سمندر کی طرح ٹوٹ کر شریک ہوا کرتے تھے۔ مولانا کی اصلاحات کا دونوں اضلاع میں بڑا زبردست اثر ہوا۔ مولانا کا ایک مخصوص جملہ یاد آرہا ہے ' لوگ جب کھانے پر آتے ہیں تو ہاتھی کو نگل جایا کرتے ہیں لیکن جب چھاننے پر آتے ہیں تو مچھر کو بھی تھوکتے ہیں۔"

۱۹۔ مولانا مودودیؒ نے جب اپنا تحریکی مشن شروع کرنا چاہا تو اس کے لئے بر صغیر کے تمام دینی اور ملی مراکز کا دورہ کیا۔ تاکہ وہ اپنی تحریک کے لئے ہمہ گیر تعاون کا ماحول پیدا کر سکیں۔ یہ ان کی انتہائی خوش قسمتی تھی کہ مدرسۃ الاصلاح نے ان کا زبردست خیر مقدم کیا۔ اور دبستان فراہی کے قد آور سر خیل مولانا اصلاحی نے ان کے مشن کو نہ صرف قبول کر لیا بلکہ اس کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور اس تحریک کے دست وبازو بن گئے۔

۲۰۔ مولانا اصلاحی ایک بہت ہی بے لوث اور مخلص انسان تھے جب انھوں نے یہ محسوس کیا کہ ملک وملت کی فلاح اس تحریک سے وابستہ ہے جو مولانا مودودی نے شروع کی ہے تو فوراً اس سے وابستہ ہو گئے اور اس کی لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ان کے اسی جذبۂ ایثار واخلاص نے ان کے اپنے دبستان کو چھوڑ کر دیار غیر کی جانب ہجرت کرنے پر آمادہ کیا اور یہ بھی انکے بے پایاں اخلاص ہی کی بات تھی جب انھوں نے محسوس کیا کہ مودودی صاحب کی تحریک کو سمجھنے میں میں نے غلطی کی ہے تو بلا خوف لومۃ لائم فوراً اس سے اپنی برائت وبیزاری کا اعلان کر دیا۔ یہ شہر لاہور کی خوش قسمتی تھی کہ مولانا نے اس کو قرآن فہمی کا مرکز بنا کر خدمت قرآن کریم کی مہم میں